السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل مسائل میں شریعت اسلامی کا کیا حکم ہے :

۱۔ نماز باجماعت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بلند آواز سے دورد پڑھنا؟

۲۔ نماز کے بعد باجماعت دعا کرنا؟

۳۔ کچھ لوگوں کا مل کر قرآن پڑھنا گانا؟

۴۔ نابینا معمر امام کے پیچھے نماز پڑھنا، ج کہ وہ کبھی کبھی غلطی بھی کر جاتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دورد پڑھنے کا بہت عظیم ثواب ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس حکم دیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ترغیب دی ہے اور بتایا ہے کہ اس کا بہت زیادہ ثواب ہے ۔ ثواب ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

((مَن صَلَّی عَلَیَّ مَرَّۃ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ بِھَا عَشرًا۔))

جو شخص مجھ پر ایک بار دورد پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں ۔'' 1

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ذکر کرنے پر نماز میں تشہد کے دوران، خطبہ اور خطبہ، نکاح وغیرہ میں دورد پڑھنا شرعی طور پر ضروری ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا صحابہ کرام e سے یا ائمہ سلف امام ابوحنفیہ، امالیث بن سعد، امام شافعی امام احمد بن حنبل اوردیگر آئمہ سے یہ ثابت نہیں ہے کہ وہ نماز باجماعت کے بعد بلند آواز سے دورد پڑھتی ہوں اور بھلائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خلفائے راشدین اوردیگر صحابہ کرام کے اسوہ پر عمل کرنے میں ہی ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے :

((مَن أَحدَثَ فِی أَمرِنَا ہٰذا مَا لَیسَ مِن فَھُوَرَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے ۔''

۲۔ دعا عبادت ہے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا خلفائے راشدین یا دیگر صحابہ کرام سے یہ ثابت نہیں کہ وہ (ہر) نماز بعد

!مسند احمد ج : ۲، ص : ۲۶۵، ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر : ۳۸۴، ۴۰۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۳۰، نسائی ج : ۳، ص : ۵۰ ترمذی حدیث نمبر : ۴۸۵، دارمی حدیث نمبر : ۲۷۷۵، ابن خزیمہ ج : ۱، ص : ۲۱۹۔

باجماعت دعا مانگتے ہوں ۔ لہٰذا اسلام پھیرنے کے بعد نمازیوں کا باجماعت دعا کے لیے جمع ہونا خود ساختہ بدعت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

((مَن أَحدَثَ فِی أَمرِنَا ہٰذا مَا لَیسَ مِنہُ فَھُوَرَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے ۔''

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں :

((مَن عَمِلَ عَمَلًا لَیسَ عَلَیہِ أَمرُنَا فَھُوَرَدٌّ))

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے دین کے مطابق نہیں وہ مردود ہے ۔''

۳۔ اگر مل کر قرآن پڑھنے سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ سب مل کر بیک آواز تلاوت کریں تو یہ مشروع نہیں ۔ کیونکہ یہ عمل نبی ﷺ یا صحابہ کرام سے نقول نہیں اگر سائل کا یہ مطلب ہے کہ ایک آدمی قرآن پڑھے اور دوسرے سنیں ، یا یہ مطلب ہے کہ ایک جگہ جو لوگ جمع ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی تلاوت کرے اور یہ کوشش نہ کریں کہ حرکات وسکنات اور وقف ووصل وغیرہ میں ان کی آوازیں ہم آہنگ ہوں تو یہ شرعی طور پر درست ہے ۔ کیونکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا :

((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلاَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلاَئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ))

''جب کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے اور ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں ، تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے ۔ ان کو فرشتے ہیں ، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں ۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ''مجھے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا : مجھے قرآن سناؤ ۔'' میں نے عرض ک ۔ '' (حضور!) میں آپ کو سناؤں حالانکہ آپ ﷺ پر وہ نازل ہوا ہے ؟ ارشاد '' میں کسی سے سننا پسند کرتا ہوں ۔'' میں سورت نساء پڑھنے لگا ۔ جب میں آیت پر پہنچا :

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ٤١ ...النساء

''اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ بنا کے لائیں گے ؟''

تو آپ ﷺ نے فرمایا : ''بس کرو ۔ (میں نے دیکھا) آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے ۔'' اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے ۔

۴۔ نابینا امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر یہ امام اپنے مقتدیوں سے زیادہ قرآن پڑھنے والا (حافظ یا عالم) ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا افضل ہوگا ۔ کیونکہ نبی a کا یہ فرمان عام ہے ۔

((يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ...))

''لوگوں کو وہ شخص نماز پڑھائے جو کتاب اللہ کو زیادہ جانتا ہو...''

نابینا ہونا شرعا کوئی عیب نہیں ہے ۔

اگر امام غلطیاں کرتا ہے ، اگر تو یہ غلطی ایسی ہے جس سے معنی میں تبدیلی نہیں آتی ، تو اس قسم کی غلطیاں نہ کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے اگر ایسا آسانی سے ہو سکے اور اگر وہ سورت فاتحہ میں اس قسم کی غلطیاں کرتا ہو جس سے معنی میں تبدیلی آجاتی ہے تو اس کے پیچھے نماز باطل ہے لیکن اس کی وجہ اس کی غلطیاں ہونا ہیں ، اس کا نابینا ہونا نہیں مثلا ایاک نعبد میں ''کاف'' پر زیر پڑھنا ۔ یا انعمت کی ''تاء'' پر پیش یا زبر پڑھنا ۔ اگر غلطیاں اس لیے ہوتی ہیں کہ حفظ کمزور ہے تو جس کو قرآن زیادہ اچھی طرح یاد ہے وہ امامت کا زیادہ مستحق ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دار السلام

ج 1

محدث فتویٰ